تبصرے

خلافت وسلطنت | از ڈاکٹر امیر حسن صاحب صدیقی مسلم یونیورسٹی علیگڈھ تقطیع کلاں ضخامت ۱۳۷ صفحات کتابت وطباعت اور کاغذ بہتر مطبوعہ معارف پریس اعظم گڈھ قیمت عہ/

تیسری صدی ہجری کے وسط سے مختلف سیاسی اسباب کے باعث جب خلافتِ بنو عباس میں زوال پیدا ہونا شروع ہوا تو اس وقت سے لیکر تاتاریوں کے ہاتھوں اختتامِ خلافت تک ایران، خراساں، اور شام وغیرہ میں چھوٹی بڑی مختلف اسلامی سلطنتیں قائم ہوئیں، یہ سلطنتیں درحقیقت تھیں تو خود مختار اور آزاد ہی۔ خلیفہ بغداد ان کے ہاتھوں کٹھ پتلی کی طرح کھیلتا تھا، تاہم چونکہ عام مسلمانوں میں خلیفہ کی حیثیت ایک مذہبی پیشوا کی بھی تھی اور کوئی سلطنت (برائے نام ہی سہی) خلیفہ سے نیاز مندانہ تعلق رکھے بغیر مسلمانوں کی نگاہوں میں وقعت حاصل نہیں کرسکتی تھی اس بناپر یہ سلطنتیں سیاسی اغراض کے باعث دربارِ خلافت سے بھی تعلقات رکھتی تھیں۔ ڈاکٹر امیر حسن صاحب صدیقی استاذ اسلامیات مسلم یونیورسٹی علیگڈھ نے خلافت وسلطنت کے انھیں تعلقات کی کیفیت۔ ان کے وجوہ واسباب اور ان کی مختلف صورتوں سے بحث کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری کیلئے اپنے تحقیقی مقالہ کا موضوع بنایا اور بڑی کاوش ومحنت سے انگریزی زبان میں اس پر ایک کتاب لکھی۔ زیرِ تبصرہ کتاب اسی مقالہ کا اردو ترجمہ ہے جو سبطین احمد صاحب بی اے (علیگ) نے بڑی خوبی اور عمدگی سے کیا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ لائق مصنف نے کتاب بڑی محنت اور تحقیق سے مرتب کی ہے اور غالباً اس موضوع پر یہ اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے۔ ہم نے اصل انگریزی مقالہ نہیں دیکھا۔ البتہ اس ترجمہ میں حوالوں کی کمی بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے اور شروع میں یا آخر میں مآخذ کی بھی کوئی فہرست نہیں ہے۔ ہمیں جو نسخہ تبصرہ کیلئے موصول ہوا ہے اس میں اغلاط کی بھی کوئی فہرست نہیں ہے۔ حالانکہ ترجمہ میں بعض غلطیاں ایسی رہ گئی ہیں جن کی تصحیح ضروری تھی مثلاً صفحہ ۱۹ سطر ۱۵ میں "عبداللہ" کے بجائے "اسحاق" اور صفحہ ۲۰ سطر ۱۰ میں تین لاکھ اسی ہزار